بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان - مورخہ یکم جون ۱۹۳۲ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلوچستان میں

عورتوں کے حالات

ضلع ڈیرہ غازیخان کے بڑے بڑے رؤسا ذمہ دار اور تعلیم یافتہ مسلمانوں نے ڈپٹی کمشنر ڈیرہ غازیخان کی خدمت میں ایک دردناک میموریل پیش کیا ہے۔ ہم نہایت ہی درد و اضطراب اور عجز و انکسار سے مسلمانان ہندوستان اسلامی جرائد اور ذمہ داران حکومت کو اس اندوہناک میموریل کیطرف توجہ دلاتے ہیں اور انتہائی قوت کے ساتھ اپیل کرتی ہیں کہ وہ انسانیت کے ناموس کو اس ظلم عظیم سے جو بلوچی عورتوں پر برپا کیا جا رہا ہے۔ نجات دلانے میں کوئی دقیقہ سعی فروگذاشت نہ فرمائیں۔ اپیل کنندگان فرماتے ہیں "ہم بلوچی عورتوں کیلئے عزت اور مساوات نہیں مانگتے ہم صرف یہ چاہتے ہیں۔ کہ اُسے بدترین حیوانوں اور غلاموں کی زندگی سے نکالا جائے۔ اس عمومی اصول کو پیش کرنیکے بعد وہ لکھتے ہیں "آپنے دنیا میں یہ کبھی نہیں سنا ہوگا کہ دنیا کے کسی خطہ میں کسی حیوان یا غلام کا سودا اسکے عالم وجود میں آنے سے قبل کیا گیا ہو لیکن بدنصیب بلوچی لڑکی ایسے وقت بک جاتی ہے جبکہ اس کا ماں کے پیٹ میں ہونا تو درکنار ابھی اس کے والدین کا نکاح بھی نہیں ہوا ہوتا۔ ایسی لڑکی کو بلوچی اصطلاح میں لانی بازو کہا جاتا ہے۔ اسکے یہ معنی ہیں کہ بلوچ لڑکیوں کی خرید و فروخت کے معاہدے انکی پیدائش سے سالہا سال پہلے شروع ہو جاتے ہیں اور بلوچستان کی عدالتیں انہی کیمطابق ڈگریاں صادر کرتی ہیں۔"

اسلامی قانون نے بیوہ کو آزادی دی ہے لیکن ظالمانہ بلوچستان کا رواج یہ ہے کہ ہر بیوہ عورت انتقال شوہر کے بعد اپنے تمام شوہری خاندان کے ہاتھ پر فروخت شدہ ہے اسے اپنی مرضی سے نکاح کرنیکا کوئی حق حاصل نہیں ہے اگر خاوند والی عورت بھاگ جائے۔ تو اسکی چٹی پانچسو روپیہ ہے۔ لیکن اگر بیوہ عورت اپنی یا اپنے والدین کے مشورہ سے عقد ثانی کرے تو اسکی چٹی ایک ہزار روپیہ ہے اس سے بھی زیادہ غضب یہ ہے کہ "بعض اوقات اپنے متوفی خاوند کے حق میں بیٹھنے والی عورت کو بھی فروخت ہونے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ دیوانی مطالبات کے وقت بعض اوقات مال و اسباب ہی کیطرح مقروض کی بیوہ اور کنواری لڑکیاں قرق کر لی جاتی ہیں۔ اور اگر کوئی بلوچ لاولد مر جائے تو اسکے ورثا ر جائداد ہی کیطرح اسکی لڑکیوں اور بیوہ کو تقسیم کرتے ہیں۔

اگر کوئی لڑکی بالغ ہو کر اپنے بچپن کے نکاح کو بروئے قانون عدالت سے فسخ کرالے تو اسوقت تک اُسے آزادی نہیں دیجاتی جبتک کہ وہ ایک ہزار روپیہ ادا نہ کرے۔

خاوند کو حق حاصل ہے کہ وہ اس عورت کو جسے غلط یا صحیح طور پر سیاہ کار قرار دیدیا جائے بغیر اس کی

کیا آپ کے بچے کی باتیں؟

اسکی عمر کے مطابق ہیں؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چھ مہینے کی عمر سے ۱۰ مہینے کی عمر تک کا بچہ حسب ذیل باتیں کر سکتا ہے:-

۱- پیٹ کے بل لیٹ سکتا۔ اور گردش کر سکتا ہے،

۲- پیٹ کے بل لیٹنے کی حالت میں وہ سر کو ہلا جُلا سکتا ہے۔ اور سینے کو اوپر اٹھا سکتا ہے۔

۳- جب اسے بٹھایا جائے تو وہ سر سیدھا رکھ سکتا ہے۔

۴- اپنے ہاتھ سے چیز پکڑ سکتا ہے۔

۵- چیزوں کو ہاتھ میں لے کر کھیل سکتا ہے۔ مگر جب چیزیں اس سے لیجائیں تو وہ چلائیگا۔

۶- بیک وقت دو چیزیں ہاتھوں میں پکڑ سکتا ہے،

۷- ماما۔ پاپا۔ دادا۔ جیسی آوازیں نکال سکتا ہے۔

۸- ہنس سکتا ہے۔

۹- اپنی ماں کو پہچان سکتا ہے۔ اور اسے دیکھکر خوشی کا اظہار کرتا ہے۔

۱۰- چہرے پر مسکراہٹ دیکھکر وہ مسکرا سکتا ہے۔ اور جب دھمکایا جائے تو چلا سکتا ہے۔

۱۰ مہینے سے ۱۸ مہینے کی عمر تک

۱- کسی چیز کے سہارے سے کھڑا ہو سکتا ہے۔ اور بعض اوقات بلا سہارے۔

۲- سیڑھیوں پر رینگ کر چڑھ سکتا ہے۔

۳- اگر مدد دیجائے تو چند قدم چل سکتا ہے۔

۴- انگلی اور انگوٹھے سے چیزوں کو پکڑ سکتا ہے۔

۵- اگر دکھا دیا جائے تو چیزوں کو بکس کے اندر رکھ سکتا ہے۔

۶- اناپ شناپ سطریں کھینچ سکتا ہے۔

۷- جب اسکے دونوں ہاتھوں میں ایک ایک چیز ہو تو تیسری چیز کو پکڑنے کی کوشش کرتا ہے۔

۸- اپنے کھیلنے کی چیزوں کو تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جب انہیں ڈھکنوں کے اندر چھپا دیا جاتا ہے۔

۹- چھوٹے چھوٹے الفاظ ادا کر سکتا ہے۔ مثلاً ما۔ پا وغیرہ

۱۰- جب اسے آزادی دیجائے۔ تو جواب دے سکتا ہے۔

۱۱- لاؤ۔ لو۔ دو وغیرہ الفاظ سمجھ سکتا ہے۔

۱۲- یہ مت کرو۔ یہ مت لو۔ وغیرہ جیسے احکام سمجھ سکتا اور ان کی تعمیل کر سکتا ہے۔

۱۳- بہ نسبت بائیں ہاتھ کے دایاں ہاتھ زیادہ استعمال کرتا ہے۔

۱۸ مہینے سے دو سال کی عمر تک

۱- چل سکتا ہے۔

۲- بیٹھکر سیڑھیوں سے اتر سکتا ہے۔

۳- چیزوں کو پھینک سکتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۴- اگر بتا دیا جائے۔ تو دو یا تین چھوٹے بکسوں کو (مثلاً دیا سلائی کے بکس) نیچے اوپر رکھ سکتا ہے۔

۵- دونوں ہاتھوں سے تین چیزیں پکڑ سکتا ہے۔

۶- بعض الفاظ بول سکتا ہے۔

۷- دریافت کرنے پر ہاتھ منہ وغیرہ بتا سکتا ہے۔

۸- کیا تم کھاؤ گے؟ کیا تم سوؤ گے؟ جیسے سوالات سمجھ سکتا ہے۔

۹- دکھانے پر تصویروں سے دلچسپی ظاہر کرتا ہے۔

۱۰- اپنی انگلیوں سے کھا سکتا ہے۔

۱۱- یہ جانتا ہے کہ کب اور کس جگہ پاخانہ پھرنا چاہئے۔

۲ سال سے ۳ سال کی عمر تک

۱- عمودی لائنیں کھینچ سکتا ہے۔ مثلاً ایسی ||

۲- بتانے پر کاغذ کو درمیان سے موڑ سکتا ہے۔

۳- جب چیزیں اس کی پہنچ سے باہر ہونگی تو لکڑی کی مدد سے اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کرے گا۔

۴- نیچے اوپر تین چار بکس رکھ سکتا ہے۔

۵- ایسے جملے ادا کر سکتا ہے جن میں تین یا چار الفاظ ہوں۔

۶- آشنا چیزوں کے نام بتا سکتا ہے۔ جب ان کی تصویریں دکھائی جائیں +

۷- وہ سمجھ سکتا ہے کہ ایک چیز کے اندر اور باہر کیا ہے۔

۸- کہانیاں دلچسپی کے ساتھ سنتا ہے۔

۹- تنہا کھیلتا ہے۔

۱۰- بے شمار سوالات کرتا ہے۔

۳ سال سے ۴ سال کی عمر تک

۱- اگر بتا دیا جائے تو افقی لائنیں مثلاً ——— اور دائرے مثلاً ○ کھینچ سکتا ہے۔

۲- گول اور مربع چیزوں میں فرق کر سکتا ہے۔

۳- نیچے اوپر پانچ چھ بکس رکھ سکتا ہے۔

۴- دی ہوئی تصویر کے خاکے کے مطابق وہ چند چیزوں کو ترتیب دے سکتا ہے۔

۵- میں۔ تم۔ وغیرہ ضمائر بول سکتا ہے۔

۶- چھوٹا۔ بڑا۔ سفید وغیرہ اسمائے صفت استعمال کر سکتا ہے۔

۷- لئے۔ کیوں۔ آدمی۔ بھی وغیرہ الفاظ استعمال کر سکتا ہے۔

۸- اپنا نام بتا سکتا ہے۔

۹- سنی ہوئی کہانیاں سنا سکتا ہے۔

۱۰- کوٹ اور جوتے پہننے کی خواہش رکھتا ہے۔

۱۱- اپنی چیزوں کو ترتیب سے رکھ سکتا ہے۔

۱۲- کھیل میں اپنی چستی چالاکی ظاہر کرنیکی کوشش کرتا ہے۔

۱۳- گھر سے باہر جانا چاہتا ہے۔

۱۴- آئینوں کو استعمال کرتا ہے۔

۱۵- ایک مرتبہ سننے کے بعد دو یا تین عددوں کو دہرا سکتا ہے۔ مثلاً ۲-۵-۱

۱۶- رنگوں کے نام جانتا ہے - مگر ہمیشہ صحیح نام نہیں بتا سکتا ::

۴ سال سے پانچ سال کی عمر تک

۱- ایک دوسری کو کاٹتی ہوئی لائنیں کھینچ سکتا ہے - مثلاً +

۲- ان دو شکلوں کے درمیان لائن کھینچ سکتا ہے، جنکی چاروں طرفیں ہوں اور ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہوں -

۳- پہلی کتاب کے تمام الفاظ ادا کر سکتا ہے -

۴- خود نہا سکتا ہے - خود دانت صاف کر سکتا ہے - خود منہ دھو سکتا ہے - اور خود اپنے کوٹ کے بٹن کھول سکتا ہے -

۵- دوسروں کے ساتھ کھیل سکتا ہے -

۶- صرف ایک مرتبہ سننے کے بعد تین چار عدد ۲-۵-۷-۳- دوہرا سکتا ہے -

۷- ایک سے دس تک گن سکتا ہے -

۸- بتا سکتا ہے کہ دونوں لائنوں میں کون سی بڑی ہے - اور کون سی چھوٹی -

۹- بتا سکتا ہے کہ اسوقت دن ہے یا رات -

۱۰- بتلانے کے بعد کاغذ کے ایک ٹکڑے کی چار تہیں کر سکتا ہے -

پانچ سال سے چھ سال کی عمر تک

۱- مثلثوں اور مربعوں کو نقل کر سکتا ہے - مثلاً △ □

۲- نمونے کے مطابق سات یا آٹھ بکسوں کو ترتیب دے سکتا ہے -

۳- ہر ایک لفظ کو نہایت صاف طور پر اور جدا جدا بغیر تتلاہٹ کے ادا کر سکتا ہے -

۴- درخت کے پتے کیوں حرکت کر رہے ہیں - اماں بچے کو کیوں پیٹ رہی ہیں ؟ اس قسم کے سوالات کا جواب دے سکتا ہے

۵- اپنی ذاتی چیزوں کو قاعدے میں رکھ سکتا ہے -

۶- ایک مرتبہ سننے کے بعد چار پانچ عددوں کو دہرا سکتا ہے - مثلاً ۵-۷-۳-۱-۴

۷- بائیں اور دائیں ہاتھ میں تمیز کر سکتا ہے -

۸- یہ بتا سکتا ہے کہ اسوقت صبح ہے یا دوپہر -

۹- یہ بتا سکتا ہے کہ اسکی ماں زیادہ بڑی ہے - یا اسکا باپ - دماغی بیماریاں پانچ برس کی عمر سے پہلے جڑ پکڑتی ہیں - اپنے بچے کو شرارت سے بچاؤ +

کونسی باتیں بری ہیں ؟

۱- بچہ جب چلانے لگے تو اُسے فوراً دودھ مت پلاؤ - اکثر کھٹملوں - مچھروں کے کاٹنے کیوجہ سے یا گیلے بستر کیوجہ سے یا پیاس کے سبب یا پیٹ میں درد ہونیکی وجہ سے بچہ روتا ہے - بچہ کو رونے دو - اور بچے کے رونے کی وجہ تلاش کرنیکی کوشش کرو -

۲- بچہ کو زبردستی کبھی مت کھلاؤ

۳- بچہ سے جبراً کوئی ایسا کام نہ لو جسے وہ غصہ جھنجلاہٹ یا جلدی میں کرے -

۴- بچہ کو دھمکا کر نہ سلاؤ - اور نہ اُسے کوئی کہانی سنا کر یا تھپک کر یا ہاتھوں میں جھلا کر سلاؤ -

۵- اپنے بچے کو خاموش کرنے کے لئے بھوتوں چڑیلوں اور جانوروں کی کہانیاں مت سناؤ -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۶- ڈیڑھ سال کی عمر کے بچّہ کو والدین کیساتھ ان ہی کے بستر پر مت سونے دو۔

۷- بچّہ سے کبھی جھوٹ نہ بولو۔

۸- اگر بچّہ سوالات کرے تو اسے مت جھڑکو اور نہ اسے سوالات کرنے سے روکو- خواہ وہ پیدائش کے معاملات کے متعلق ہی سوالات کیوں نہ کرے۔ اُس کی سمجھ کے موافق اُسے صحیح جوابات دو۔

۹- جب بچہ اپنی طاقت سے زیادہ کام کرنیکی کوشش کرے- تو اس کا دل مت توڑو۔

۱۰- جب بچہ غلطیاں کرے تو ملامت نہ کرو اور نہ ہنسو۔

۱۱- جب بچہ کھیلتا ہو تو اُسے سینہ سے لپٹا کر اس کے کھیل میں خلل نہ ڈالو۔

۱۲- بچہ کو زور کے ساتھ سینے سے نہ چمٹاؤ۔

۱۳- جس کھلونے سے بچہ نہ کھیل سکے- وہ اُسے مت دو۔

۱۴- بچّہ کی پرورش ناز و نعم سے نہ کرو۔

۱۵- جب تم بچہ کو نرم الفاظ اور پیارے انداز سے درست کر سکتے ہو تو سزا دینا بالکل غلط ہے۔ اگر بچہ کو معقولیت سکھاتی ہے۔ تو کبھی بھی ایسی ضرورت پیش نہیں آئیگی جب بچہ کو سزا دینا ضروری ہو۔

کیا کرنا چاہیئے؟

دیکھو! اچھی اور عمدہ عادتیں بچّہ کے اندر پیدائش کے وقت ہی سے پیدا کیجا سکتی ہیں- ایک بچّہ کو پیدائش کے وقت ہی سے صاف رہنے کی عادتیں سکھائی جا سکتی ہیں؛ بچپن ہی سے بچہ کو اندھیرے میں رہنے کی عادت ڈالو- بچہ کو اپنی امداد آپ کرنا سکھاؤ۔

اپنے بچے کو دوسرے بچوں کے ساتھ کھیلنے دو۔

بچہ کے دماغ میں متضاد خواہشات ہوتی ہیں. مثلاً رہنمائی کرنا. پیرو بننا. سینے سے لپٹانا وغیرہ- اسلئے بچّہ کی تمام حرکات اور حتی کہ کھیل کا انتظام بھی اس صورت سے کرنا چاہیئے- کہ بچّہ بُری چیزوں کی بُرائی سے واقف ہو کر اپنا اطمینان کر لیا کرے۔

والدین یعنی ماں اور باپ دونوں کو بچہ پر یکساں محبت ظاہر کرنی چاہیئے- اگر ماں یا باپ دونوں میں سے کوئی ایک زیادہ شوق کا اظہار کرتا ہے- تو بچّہ کی دماغی صحت پر بُرا اثر پڑتا ہے +

"ہیلتھ اینڈ ہیپی نس"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پردے کے متعلق

دلچسپ علمی مناظرہ

پچھلے دنوں لاہور میں پردہ کے متعلق ایک دلچسپ علمی مناظرہ ہوا تھا- جن اصحاب نے پردے کی حمایت میں تقریریں کیں- وہ درج ذیل ہیں:-

مسٹر مہر حق ایم- اے- ایل- ایل- بی- وکیل نے تقریر کرتے ہوئے کہا- کہ ہندوستان کے موجودہ حالات اس قسم کے ہیں- کہ ہم پردہ کو ترک نہیں کر سکتے- آج پردے کو ایک وحشیانہ رسم سمجھا جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن یہ پردہ وہ چیز ہے۔ کہ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ میں بھی اس کی ضرورت پیش آئی۔ اور قدرت نے اس امر کا فیصلہ کر دیا۔ کہ عورت صنف نازک ہے۔ وہ گھر میں بچوں کی پرورش کا کام سنبھالے۔ اور مرد میدان میں نکل کر ذریعہ معاش تلاش کرے۔ مرد کو خدا نے اس قسم کا جسم دیا ہے۔ جس سے وہ بیرونی تکلیف کو برداشت کر سکتا ہے۔ لیکن عورت ویسی تکلیف برداشت کرنے سے قاصر ہے۔ عورتوں کو آزادی مل سکتی ہے۔ اُن کی ظاہری حفاظت بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن ان کے خیالات کی حفاظت ناممکن ہے۔ اس لئے جو نقص بعد میں پیدا ہوں۔ اور جس نقص کا اندیشہ ہو اس کا پہلے سے ہی انسداد کر لینا چاہیئے۔ گھر انسان کیلئے اتحاد کا قلعہ ہے۔ جب آپ اس قلعہ کو توڑ دیں گے۔ تو آپ کیلئے مشکل ہو گا کہ آپ اپنے گھر میں کسی قسم کا آرام حاصل کر سکیں۔ آپ نے یورپ فرانس کی تکلیفات کو جو عورتوں کی آزادی کی وجہ سے درپیش ہیں۔ بیان کیا۔ آپ نے پردہ کی پُر زور الفاظ میں حمایت کرتے ہوئے کہا۔ کہ عورتیں جس کام کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ اور جو قدرت کا منشا ہے۔ آپ اُن سے اتنا ہی کام لیں۔ انہیں زیادہ آزاد نہ کریں۔

"پنڈت ہری انھترنے پردہ کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔ کہ پردہ ترک کرنیکا ابھی وقت نہیں آیا۔ معاشرت اخلاق۔ سیاست وصحت جیسے عنوان کے ماتحت پردہ چھوڑ دینے کے مضمون پر غور ہو سکتا ہے۔

معاشرت کے پیش نظر عورت کیلئے اپنے آپ کو کپڑوں میں لپیٹے رکھنا ضروری ہے۔ ابھی وقت نہیں آیا۔ کہ ہم اسے ترک کر دیں۔

مرد اپنی بیوی کو آزادانہ بے پردہ بازار میں لیکر نکل سکتا ہے اور اسے یقین ہے۔ کہ اس کی موجودگی میں اس کی بیوی گزند سے محفوظ رہے گی۔ لیکن لوگوں کی نگاہوں کو روکنا اس کے اختیار سے باہر ہے۔ لہذا اخلاق کی حفاظت کیلئے پردہ ضروری ہے۔

جو قومیں حکمران ہیں ان کے دبدبہ حکومت کیوجہ سے کسی کو جرأت نہیں ہو سکتی۔ کہ وہ ان کی عورتوں کیطرف گھورے۔ ہم غلام ہیں۔ ہمارے لئے پردہ ضروری ہے۔ تقاضائے سیاست یہی ہے۔

صحت آپ میونسپلٹی سے دریافت کر سکتے ہیں۔ کہ تعداد اموات کس قوم میں زیادہ ہے۔ ہندوؤں میں مسلمانوں کی بہ نسبت شرح اموات زیادہ ہے۔

پردہ دور کرنے والوں میں وہ گروہ کثرت سے ہیں۔ جو یہ چاہتے ہیں کہ پردہ صرف دوسرے لوگوں کی عورتیں ترک کریں۔ لیکن اپنے گھر کے لئے وہ اس اصول کو تسلیم نہیں کرتے۔ ہماری ضروریات میں پردہ نہایت اہم چیز ہے۔

سید محسن شاہ صاحب ایڈوکیٹ نے کہا۔ کہ میں اور صاحب صدر ایک مرتبہ جیل کی تحقیقات پر مقرر ہوئے تھے۔ ہم نے ۹۵ فی صدی مجرم اس قسم کے پائے۔ جو عورتوں کی بے پردگی کیوجہ سے قید ہوئے تھے۔ جس ملک میں اس قدر جہالت ہو۔ ایسے ملک میں بے پردگی سے جو برے نتائج پیدا ہوں گے وہ بہرحال ناقابل برداشت ہوں گے۔

خاں صاحب شیخ نور الہٰی صاحب اسسٹنٹ ڈائرکٹر محکمہ تعلیم نے پردہ کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ مسلمانوں کی تہذیب تنزل پر ہے۔ مغربی تہذیب روز بڑھ رہی ہے۔ اس لئے مسلمان جو مغربی تہذیب کے دلدادہ ہیں۔ وہ پردہ کی مخالفت کرتے ہیں۔ بعض حضرات جرأت کر کے اور بعض شوق کے زیر اثر پردہ ترک کرنا چاہتے ہیں۔ ہندوستان کا گھر اب تک آباد ہے۔ اور میاں بیوی میں اتحاد قائم ہے۔ جب مغرب کی ہوا چلے گی۔ تو یہ بات نہ رہے گی +

عورتیں اور جنگی خدمت

منچوریا کے علاقے میں روسی عورتوں کی ایک گروہ نے جس میں تقریباً عورتیں ہی شامل تھیں۔ حیرت انگیز شجاعت کا ثبوت دیا تھا۔ جو عورتیں ان روسی خاندانوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ جو بالشویکوں کے ڈر سے منچوریا میں بھاگ آئے تھے۔ منچوریا میں پہنچ کر ان فلاکت زدہ خاندانوں کو بڑی مشکلات پیش آئیں۔ سارے ملک میں بدامنی برپا تھی۔ اور طلب معاش کا کوئی ذریعہ نہ تھا۔ مرد تو چینی فوج میں بھرتی ہو گئے۔ اور عورتیں ہاربن میں بے یارو مددگار رہ گئیں +

پہلے تو وہ ہاربن میں محنت و مشقت کر کے پیٹ پالتی رہیں۔ پھر ادنیٰ ملازمت کر کے پیٹ پالنا بھی باعث عار معلوم ہوتا تھا۔ اس لئے کوئی سو کے قریب روسی لڑکیوں نے ہاربن سے نکل کر جنوب کا رُخ کیا۔ جہاں جنرل چانگ چنگ چانگ اپنی فوج لئے پڑا تھا۔ اور اس کے ہیڈ کوارٹر میں پہنچ کر التجا کی۔ کہ ہمیں فوج میں بھرتی کر لیا جائے +

جنرل چانگ ان کی یہ درخواست سن کر حیران رہ گیا۔ آخر کسی قدر غور و تامل کے بعد بولا کہ میں تمہیں کمسریٹ کے صیغے میں بھرتی کر لیتا ہوں۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ ہم نے لڑائی میں شریک ہونے کے خیال سے ہاربن کو چھوڑا ہے۔ اگر آپ ہمیں اپنی فوج میں بھرتی کرنا نہیں چاہتے۔ تو آپ کے حریف کی فوج میں بھرتی ہو جائیں گے۔ آخر بڑی ردو کد کے بعد جنرل چانگ نے انہیں فوج میں بھرتی کرنا منظور کر لیا۔ ان کی ایک علیحدہ کمپنی بنائی گئی۔ جو عورتوں کی کمپنی کے نام سے مشہور تھی۔ چینی سپاہی ان لڑکیوں کی جرأت دیکھتے تھے۔ تو حیران رہ جاتے تھے۔

اس کمپنی کی سردار ایک نوجوان اور حسین لڑکی تھی۔ اس کا شوہر زار کی فوج میں کرنل تھا۔ اس نے اپنی کمپنی کے لئے الگ قواعد مرتب کئے۔ جو چینی فوج کے قواعد سے بہت مختلف تھے۔ وہ جنرل چانگ کی فوج کی وردی تو پہنتی تھی۔ لیکن انہیں فوج میں بالکل جداگانہ حیثیت حاصل تھی۔ اس فوج کے ہر سپاہی کے پاس ایک سنگین اور بندوق کے سوا کوئی ہتھیار نہیں تھا۔ لیکن ان لڑکیوں کو ان اسلحہ کے علاوہ ایک ایک پستول بھی دیا گیا +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خواتین یورپ

یورپ میں عورتوں کی تعداد مردوں سے ایک کروڑ اسی لاکھ زیادہ ہے۔ اگر یہی سلسلہ آبادی رہا۔ تو ڈیڑھ صدی کے بعد وہاں کے لوگ کثرت ازدواج کے اصول پر عمل کرنے کے لئے مجبور ہوں گے۔ اور جہاں کسی صورت میں ایک سے زیادہ بیوی کرنا گناہ کبیرہ سمجھا جاتا ہے۔ سوسائیٹی کا انتظام قائم رکھنے کیلئے ہر مرد کو تین تین شادیاں کرنی ہوں گی *

انگلستان میں عورتوں کی تعداد مردوں کے مقابلہ میں ۲۰ لاکھ سے بھی زیادہ ہے۔ اور یہی حالت فرانس کی بھی ہے۔ جرمن میں تیس لاکھ اور روس میں چالیس لاکھ عورتیں زیادہ ہیں۔ پرتگال جہاں کی آبادی ساٹھ لاکھ سے کچھ زائد ہے۔ وہاں بھی پانچ لاکھ عورتیں زیادہ ہیں *

یورپ میں عورتوں کی آبادی کس سرعت سے بڑھ رہی ہے۔ اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ جہاں روس میں ۱۹۱۰ء کی مردم شماری کے رو سے ایک ہزار مرد کے مقابلہ میں ۱۰۳۸ عورتیں تھیں۔ وہاں ۱۹۲۰ء میں بمقابلہ ایک ہزار مرد کے ۱۲۲۴ عورتیں ہو گئیں۔ اسی طرح اس دس سال کے عرصہ میں فرانس میں ان کی تعداد ۱۰۳۵ سے ۱۱۰۳ تک۔ جرمن میں ۱۰۲۶ سے ۱۰۹۱ تک اور انگلستان میں ۱۰۶۷ سے ۱۰۹۱ تک پہنچ گئی۔ جنگ عظیم کے ہولناک نتائج اب ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔ اور یقین کامل ہے۔ کہ اس سال کی مردم شماری عورتوں کی تعداد میں اور بھی اضافہ کی خبر لائے گی *

جو ممالک اس جنگ میں غیر جانبدار رہے۔ ان کی آبادیوں پر اس کا کوئی برا اثر نہیں پڑا۔ بلکہ بعض مقامات میں عورتوں کی تعداد جس سرعت سے بڑھ رہی تھی اس میں ایک حد تک سستی پیدا ہو گئی ہے۔ مثلاً ڈنمارک کے اندر ۱۹۱۰ء میں ایک ہزار مرد کے مقابلہ میں ۱۰۶۰ عورتیں تھیں۔ وہاں دس برس کے بعد ۱۹۲۰ء میں جا کر ۱۰۵۳ ہو گئی۔ اسی طرح ناروے میں ۱۰۹۹ سے گھٹکر ۱۰۵۳۔ سویڈن ۱۰۴۶ سے ۱۰۳۷۔ ہالینڈ میں ۱۰۲۰ سے ۱۰۱۲ تک آ گئی ہے *

یورپ کے ملک کو نظر انداز کرنے کے بعد دنیا کے دیگر ممالک کی آبادیوں کو اگر دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ زیادہ تر ایسے ممالک ہیں جہاں عورتوں کی تعداد مردوں کے مقابلے میں ہنوز کم ہے۔ ایک ہزار مرد کے مقابلے میں ہندوستان میں ۹۴۸۔ کناڈا میں ۹۴۰۔ امریکہ میں ۹۶۰۔ اور جاپان میں ۹۷۰ عورتیں آباد ہیں۔ چین کی مردم شماری کی تعداد دستیاب نہ ہو سکی۔ لیکن ہمیں ... یقین ہے۔ کہ یہاں بھی مردوں کے مقابلے میں عورتیں کم ہیں" *

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقایا داران

جن مصباحی بہنوں نے مصباح کا چندہ تا حال ادا نہیں کیا۔ وہ اپنا اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ تاکہ ہم مصباح ہر وقت شائع کرتے رہیں * (مینیجر)

عورتیں کیا کرسکتی ہیں

اور

کیا نہیں کرسکتیں

عورتیں مضامین لکھ سکتی ہیں۔ اخبار نویس بن سکتی ہیں۔ لیکن وہ اچھے ناول نہیں لکھ سکتیں یعنی وہ تجزیہ اور تحلیل کرسکتی ہیں۔ لیکن ترکیب ان کے اختیار سے باہر ہے۔

میں نے عورتوں کے اکثر ناول نہایت غور سے پڑھے ہیں۔ اور ان کے مطالعہ سے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ انہیں قصّہ بیان کرنے کا سلیقہ نہیں آتا۔ عورتیں سیرت نگاری تو کرسکتی ہیں۔ افراد قصہ کا کردار بیان کرنے کا ڈھب انہیں خوب آتا ہے لیکن وہ صرف مردوں کی سیرت بیان کرسکتی ہیں جہاں وہ عورتوں کی سیرت بیان کرتی ہیں۔ انہیں ناکامی ہوتی ہے*

عورتیں مکان تعمیر کرنے کی قابلیت نہیں رکھتیں۔ وہ آرائش کا اہتمام کرسکتی ہیں۔ لیکن مکان کی آرائش اور اس کی تعمیر دو مختلف چیزیں ہیں۔ اور تعمیر ان کے بس کی چیز نہیں*

عورتیں بچوں کی غور و پرداخت کرسکتی ہیں۔ اور مرد اس فن میں بالکل کورے ہیں۔ لیکن وہ اچھا کھانا نہیں پکا سکتیں۔ یہ صحیح ہے۔ کہ اکثر گھروں میں عورتیں ہی کھانا پکاتی ہیں۔ لیکن آج تک کسی عورت نے کھانا پکانے کے فن میں خاص مہارت حاصل نہیں کی*

عورتیں کپڑوں کی تراش خراش میں بھی مہارت حاصل نہیں کرسکیں۔ وہ اس بارے میں نقال تو ضرور ہیں۔ لیکن لباس کے نئے نئے فیشن ایجاد کرنا مردوں کا ہی حصّہ ہے*

عورتیں شعر بھی نہیں کہہ سکتیں۔ تدبیر دانی اور سیاست میں بھی وہ مردوں کی اعانت کی محتاج ہیں یہ صحیح ہے۔ کہ عورتیں امور خانہ داری میں انتظام کرسکتی ہیں۔ بچوں کی غور و پرداخت کا بھی انہیں خاص ملکہ ہے۔ لیکن وہ سیاسی امور میں زیادہ صائب الرائے نہیں۔ انہیں اپنے گھر سے محبّت ہوتی ہے۔ اپنے عزیزوں سے محبت ہوتی ہے۔ لیکن ان کی نگاہ میں اتنی وسعت پیدا نہیں ہوسکتی کہ وہ اپنے وطن سے جو گھروں کے مجموعے کا نام ہے محبّت کرسکیں*

عورتیں فلسفی نہیں بن سکتیں۔ کیوں کہ ان میں تعمیر کی قوّت قطعاً موجود نہیں۔ اور وہ منتشر خیالات کو مرتب کرکے نہیں پیش کرسکتیں*

مصباح کی اشاعت بڑھائی جائے

کئی مرتبہ مصباحی بہنوں کو توجہ دلائی جاچکی ہے کہ انکا اخبار اپنا خرچ نہیں ادا کر رہا۔ اس لئے ہر مصباحی بہن کو چاہیئے۔ کہ اپنی کسی سہیلی یا قریبی رشتہ دار کو مصباح کا خریدار بنائے جبتک مصباح کی اشاعت ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پردہ

آج کل پردہ کے متعلق ایک زبردست بحث چھڑی ہوئی ہے۔ اور بدقسمتی سے اس بحث میں حصہ لینے والے لوگ دو انتہاؤں کو اختیار کرکے افراط و تفریط کے ہولناک بھنور میں پڑے ہوئے ہیں۔ یعنے پردہ کے متعلق دو قسم کے لوگ ہو گئے ہیں۔ جن میں سے ہر ایک نے ایک غلط راہ اختیار کر لی ہے۔ اگر ایک فریق پردہ کی پابندی حد سے زیادہ سختی سے کرتا ہے اور اس میں ایسی قیود لگاتا ہے۔ جو شریعت میں نہیں پائی جاتیں۔ تو دوسرا فریق اس کے مقابل میں بالکل ہی آزاد خیال ہے۔ یعنے وہ ان قیود کا بھی پابند نہیں کہ جو شریعت نے عائد کی ہیں +

پہلے میں اس فریق کو لیتی ہوں کہ جس نے پردہ کے متعلق شریعت سے زیادہ پابندیاں اپنے اوپر عائد کر کے پردہ کو ایک قابل نفرت چیز بنا دیا ہے یہ فریق وہ ہے۔ کہ جن کی مستورات چار دیواری کے اندر بالکل قیدیوں کی سی زندگی بسر کرتی ہیں۔ ان کو کچھ خبر بھی نہیں ہوتی۔ کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ ان کی مثال کنوئیں کے مینڈک کی سی ہوتی ہے وہ کنوئیں کی چار دیواری کو ہی دنیا خیال کرتا ہے۔ ان لوگوں کے نزدیک کسی دینی یا دنیاوی کام کے لئے بھی برقعہ اوڑھ کر اور منہ پر نقاب ڈال کر گھر سے باہر قدم نکالنا عیب خیال کیا جاتا ہے۔ خواہ وہ کام کتنا ہی ضروری اور شرعاً بالکل جائز ہو۔ کسی ضرورت کے وقت پردہ کے اندر رہ کر کسی غیر مرد سے بات کرنا ایک گناہ تصور کیا جاتا ہے۔ اگر اتفاقاً گھر پر کوئی مرد نہ ہو۔ اور کوئی بچہ یا نوکر وغیرہ بھی نہ ہو۔ اور کوئی ضرورت مند شخص باہر آواز دے رہا ہو۔ تو بیوی صاحبہ گھر میں خاموش بیٹھی رہتی ہیں۔ اور حیران ہوتی ہیں۔ کہ کیسے بولوں۔ غیر مرد میری آواز سن لیگا۔ تو بس غضب ہی ہو جائیگا۔ یا کبھی کسی سفر کے دوران میں ریل کے زنانہ ڈبہ میں کوئی مرد گھس آئے اور سامان وغیرہ اِدھر اُدھر غائب کرنا شروع کر دے۔ تو بیگم صاحبہ خاموش ہیں اور کونے میں منہ دیئے بیٹھی ہیں۔ اور اس کو کچھ نہیں کہہ سکتیں۔ کیوں کہ غیر مرد کی طرف متوجہ ہونا گناہ ہے۔ یہ پردہ محض رواجی پردہ ہے۔ اور ہرگز اسلامی پردہ نہیں۔ اسلام ہرگز یہ حکم نہیں دیتا کہ بوقت ضرورت کسی غیر مرد سے بات نہ کیجائے۔ خواہ اس میں کتنا ہی نقصان بھی ہو +

ہماری شریعت میں بیشک نامحرموں سے اپنی زینت کو چھپانے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور اس پر عمل کرنا ہمارا فرض ہے۔ پردہ کی ضروری حدود کو ملحوظ رکھتے ہوئے۔ کسی غیر مرد سے بوقت ضرورت بات کرنا یا کسی وقت باپ بھائی یا شوہر کے ساتھ تفریح کے لئے باہر جانا وغیرہ ہرگز خلاف شریعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں +

اَب میں دوسرے فریق کو لیتی ہوں۔ کہ جس نے پردہ کو بالکل ہی خیرباد کہہ دیا ہے۔ میری مراد ان عورتوں سے ہے۔ کہ جو اپنی زینت کا برملا اظہار کرتی اور بے محابا بے نقاب پھرتی اور غیر محرموں سے مصافحہ کرتی ہیں۔ ہر طرح کی آرائش سے مزیّن ہو کر مردانے جلسے اور پارٹیوں میں شامل ہوتی ہیں۔ اور اس پر طرہ یہ کہ اس بے پردگی اور بے حجابی کو ترقی کا معراج سمجھتی ہیں۔

قرآن شریف میں جو پردہ کے متعلق آیت ہے۔ وہ مندرجہ ذیل ہے:-

قل للمومنٰت یغضضن من ابصارھن .... ویحفظن فروجھن ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا ولیضربن بخمرھن .... علٰی جیوبھن ولا یبدین زینتھن الا لبعولتھن +

یعنے مومن عورتوں کو کہہ دے کہ اپنی آنکھوں کو نیچا رکھیں۔ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ اور اپنی زینت کو چھپائیں۔ سوائے اس کے جو خود بخود ظاہر ہو جائے۔ اور اپنی اوڑھنیوں کو اپنے سینے پر رکھیں۔ اور اپنی زینت کو سوائے اپنے خاوند کے کسی اور پر ظاہر نہ ہونے دیں۔

اس آیت کریمہ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ خداتعالےٰ کسی پر کوئی ایسی پابندی عائد نہیں کرتا کہ جس کا پورا کرنا اس کے لئے ناممکن اور مشکل ہو، خداتعالےٰ نے تو صرف زینت کو چھپانے کا حکم دیا ہے۔ اِس زینت کو چھپانے کے لئے برقعہ ہی ضروری نہیں۔ اگر کوئی عورت چادر سے اچھی طرح پردہ کر سکتی ہے۔ تو وہ چادر ہی اوڑھ سکتی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں عورتیں چادریں ہی اوڑھتیں تھیں۔ اور یہ لوگ آواز تک بھی غیر مرد کو سنانا عیب خیال کرتی ہیں۔ یہ محض رواجی پردہ کرتے ہیں۔ خداتعالےٰ نے کوئی بھی ایسی پابندی نہیں رکھی۔ شریعت میں صرف اس قدر حکم ہے۔ کہ غیر مرد کے ساتھ بات کرتے ہوئے عورت کو چاہیئے کہ اپنی آواز کو بلند رکھے۔ اور نرمی یا نزاکت کا لب ولہجہ پیدا نہ ہونے دے۔ الغرض ہماری شریعت میں پردہ کے متعلق کوئی ناواجب سختی نہیں ہے۔ عورتیں منہ پر نقاب ڈالکر یعنے دوسرے لفظوں میں اپنی زینت کو چھپا کر مردوں کے سامنے تقریر کر سکتی ہیں۔ اور دوکانوں وغیرہ پر بوقت ضرورت خرید وفروخت بھی کر سکتی ہیں۔ مردوں سے تعلیم حاصل کر سکتی ہیں۔ غرضیکہ اس قسم کے سب کام شریعت کے اندر رہ کر کر سکتی ہیں +

آخر میں میں اپنی بہنوں سے عرض کرتی ہوں کہ ہمیں ہر بات میں یہ خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ ہمارا کوئی کام جادۂ اعتدال سے باہر نہ ہو۔ اگر ہم دین و دنیا میں کامیاب رہنا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں اپنے ہادئ کامل کے اس فرمودہ پر عمل کرنا چاہیئے۔ کہ

خیر الامور اوسطہا۔ یعنی ہر ایک کام جو میانہ روی کے طریق پر کیا جائے۔ اچھا ہوتا ہے۔ اللہ تعالے ہم سب کو یہ توفیق عطا فرمائے۔ کہ ہم اس کے اصولوں پر چلکر اس کی رضا کو حاصل کریں۔ آمین

"امۃ السلام"

(بنت حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

بچّوں کی تربیت

ماں کی آغوش بچہ کا پہلا مکتب ہے۔ جہاں سے وہ نیکی یا بدی کا پہلا سبق حاصل کرتا ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ اکثر والدین بچوں کو سات آٹھ سال تک بالکل آزاد چھوڑ دیتے ہیں۔ اور ان کی تربیت سے بالکل غافل ہوتے ہیں۔ حالانکہ یہی عمر ہے جس میں انسان کا کیرکٹر بنتا ہے۔ اس عمر میں بچہ ایک نرم شاخ کی حیثیت رکھتا ہے۔ جسے جس طرف جھکایا جاوے جھک سکتی ہے۔ اس عمر میں بچے والدین کی بے توجہی سے بُری عادات اختیار کر لیتے ہیں۔ اور والدین کی آنکھیں اُسوقت کھلتی ہیں۔ جب حالت بگڑ جاتی ہے۔ اور سدھارنے کے ناقابل ہو جاتی ہے۔ اگر والدین اس امر کے سمجھنے کی کوشش کریں کہ بچہ کا صحیح معلم اس کی والدہ۔ اور بچہ کا پہلا مکتب ماں کی گود ہے۔ تو ان کے بچے صحیح طریقہ پر تعلیم حاصل کر کے نہ صرف ماں باپ۔ بلکہ قوم۔ ملک۔ مذہب اور بنی نوع انسان کیلئے باعثِ عزّت اور فخر بن سکتے ہیں۔ ماں کی عادات اور خصلتیں بچہ کی زندگی کا ایک نہایت ضروری پارٹ ادا کرتے ہیں۔ جسکی اہمیت کو اکثر والدین نظر انداز کر دیتے ہیں۔ بڑے بڑے انسانوں کی زندگی کا اگر مطالعہ کیا جائے تو ان کی کامیابی کا راز ان کی ماں کے آغوش میں پائیں گے۔ یہ نہایت ضروری ہے کہ والدین اپنی روزمرہ کی زندگی اپنی عادات خصائل، دوسروں سے ہمدردی محبّت اور اخلاص میں اپنے بچوں کیلئے بہترین نمونہ ہوں۔ یاد رکھئے آپ بُری عادات اختیار کر کے نہ صرف اپنی زندگی کو برباد کر رہے ہیں بلکہ اپنی آئندہ نسلوں کے لئے ایک بدترین نمونہ چھوڑ رہے ہیں۔ بچے کا کیرکٹر بنانے میں ماں کے دل و دماغ کا بہت سا حصّہ ہوتا ہے۔ طریقہ تعلیم اسی وقت سے شروع ہو جاتا ہے۔ جب بچہ ماں کی پیٹ میں ہوتا ہے۔ عقلمند ماں کی اس طاقت پر کم و بیش متفق ہیں۔ جب بچہ جھولا میں اپنی ابتدائی زندگی بسر کرتا ہے۔ تو ماں اسے آرام سے لیٹنے اور وقت پر دودھ پلانے کی عادت ڈال کر اسکو تندرست بنا سکتی ہے۔ یہ باقاعدگی ہی بچہ کو پہلا سبق ہے۔ جو جھولا میں پڑھایا جاتا ہے۔ اور انہی ایّام میں وہ باتیں کرنا۔ چلنا پھرنا دوڑنا وغیرہ سیکھتا ہے۔ چیزوں کے نام یاد کرتا ہے۔ اور اچھی بُری عادات سیکھتا ہے۔ پس ان دنوں اس کی والدہ کو اپنی پوری توجہ بچہ کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پرورش پر صرف کرنی چاہیئے۔ بچہ کی عادات میں باقاعدگی کا پہلو مدنظر رکھیں۔ اس کے کھانے پینے کے اوقات مقرر ہوں۔ بچہ کو ہر حالت میں کھانے دینا ایک بڑی غلطی ہے۔ ہر دو تین گھنٹہ کے بعد کوئی ہلکی غذا کھلائیں۔ بچہ کو پیشاب پاخانہ وقت پر کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ بعض مائیں اپنے چھ مہینے کے بچہ کو اس قسم کی عادات ڈال دیتی ہیں۔ ذرا انہوں نے مقررہ وقت پر بچہ کو پیشاب بٹھایا اور اس نے پیشاب کردیا۔ ایسے بچے بہت کم ماں کی گود یا بستر پر پیشاب کرتے ہیں۔ جب بچہ باتیں سیکھنے لگے تو اسے اچھے الفاظ سکھائیں۔ بعض مائیں بچہ کی ضد سے خوش ہو کر اس کی خواہشوں کے سامنے مغلوب ہو جاتی ہیں۔ اور اس طرح سے بچہ کو ضدی بناتی ہیں۔ اگر بچہ کو ادب سکھائیں۔ اس کے ساتھ میٹھی زبان میں جو صحیح ہو باتیں کریں۔ اسکو اچھے الفاظ سکھلائیں گالی دینے اور مارنے اور ضد کرنے کی عادت نہ سیکھنے دیں تو بچہ کی آئندہ زندگی بہتر ہو جائیگی۔

بچوں کو کیا کچھ سکھانا چاہیئے

نیک عادت
ادب لحاظ

خوش کلامی۔ صاف صفا رہنا۔ خراب پانی گندی ہوا میل کچیل سے بچنا۔ فرمانبرداری ایسی ہو کہ بچہ خوشی خوشی سب احکام کی تعمیل کرے۔ بچوں میں دلیری اور بہادری کے جذبات پیدا کریں۔ بچوں کو بھوت پریت اندھیرے کمرے میں جو تنہا جانے میں خوف پیدا کیا جاتا ہے۔ یہ بہت بڑی غلطی ہے۔ جھوٹے خوف دلاکر ہم بچوں کو خود بزدل بناتے ہیں اسکے علاوہ ہمیں انہیں اپنی حفاظت کرنا سکھلانا لازمی ہے۔ بچوں کو سچ بولنے کی عادت سکھلائیں۔ اور یہ سب سے ضروری بات ہے۔ گالی گلوچ سے بچائیں۔ اور اس کے لئے فحش کلامی سے احتراز کریں بچوں کو خوش مزاج بنانا چاہیئے۔ ان کو بات بات میں رلانا اور ضد کرنے کی عادت سکھلانا۔ ان کو چھیڑنا اور رونا دیکھکر خوش ہونا بری حرکات ہیں۔ جو ان کو چڑچڑا بنا دیتی ہیں۔ بچوں کو چغلی لگانے خود غرضی لڑنے جھگڑنے کی بری عادات سے بچائیں۔

(خاکسارہ سیدہ سعیدہ بیگم اہلیہ سید فرزند علی شاہ صاحب)
موضع کھنہ تحصیل کھاریاں

بقیہ صفحہ ۳

مرضی کے جہاں چاہے فروخت کردے اگر کوئی عورت اس قسم کے سودے کو ٹھکرا دے اور بھاگ جائے تو خریدار کو حق حاصل ہے۔ کہ عورت پر قبضہ کرے۔ اور پناہ دہندہ پر دعوے دائر کرکے اس سے قیمت خرید سے ڈیوڑھی رقم وصول کرے۔ اسلئے کہ پناہ دہندہ گنہگار ہے اسکا گناہ یہ ہے کہ اس نے ایک مظلوم کی حمایت کیوں کی؟

جب کسی بلوچی عورت پر سیاہ کاری کا الزام آتا ہے تو سیدھا تمن دار در رئیس قبیلہ کے گھر پہنچا دیا جاتا ہے۔ تمندار عورتوں کو اپنے ذلیل ترین ملازم (کوٹانہ یا کٹوال) کے سپرد کردیتا ہے۔ اور وہ یہاں فیصلہ مقدمہ تک کئی کئی سال اور کئی کئی مہینے مقیم رہتی ہیں۔ اور دن بھر میں ان کی...کئی کئی دفعہ بے عزتی کیجاتی ہے۔ کیا ابھی وقت نہیں آیا۔ کہ افسران حکومت بلوچستان کی بے نوا اور مظلوم و مقہور عورتوں کیطرف متوجہ ہوں تہذیب و انسانیت کے ماتھے سے یہ کلنک کا ٹیکہ مٹ

مٹ جسقدر جلد دور ہو جائے بہتر ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کچھ پیاری امّاں جان کی یاد میں

آہ میں کیا لکھوں - اور کیونکر لکھوں - آج مئی کی ۷ تاریخ اور سنیچر کا دن ہے - یہی مہینہ یہی تاریخ اور یہی دن تھا - جبکہ ہماری پیاری اماں جان ہم سب کو روتا ہوا چھوڑ کر اپنے مولا حقیقی سے جا ملیں - انا للہ وانا الیہ راجعون - آہ خدا ایسا دن کسی پر نہ لائے اس دن کے رنج وغم کا اندازہ وہی لگا سکیں گے - جو اس نعمت سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو گئے ہوں، انسانی زندگی کی حقیقت ایک بلبلہ پانی کی مانند ہے - جو ذرا سی دیر میں بے حس وحرکت ہو جاتا ہے! اور سب عیش و آرام کی چیزیں چھوڑ کر چند گز کپڑے و چند گز زمین کے سوا کسی چیز کا مستحق نہیں رہتا - آخر خاک میں ملکر خاک ہو جاتا ہے - دنیا میں ہر چیز فانی ہے - یہ سب آرام دہ چیزیں صرف چند روزہ ہیں - دنیا میں کسی کو بقا نہیں - اگر بقا ہے تو صرف اس ذات مقدس کو جو روز ازل سے ہے - اور جو ہمیشہ رہے گا - آہ اماں جان موت برحق ہے - لیکن ہمیں یہ پتہ نہ تھا کہ اتنی جلدی آپ ہم سے جدا ہو جاوینگی - آہ ہمارے لئے آپ کے بڑے بڑے ارادے تھے - بڑی بڑی امیدیں تھیں - جو دل ہی دل میں لیکر اس فانی دنیا سے کوچ کر گئیں ؎

سب ہیں فانی کیا زمیں کیا آسماں کچھ بھی نہیں
اک خدا کو ہے بقا دونوں جہاں کچھ بھی نہیں

تمام وہ اوصاف جو کہ ایک شریف عورت میں ہونے چاہئیں ان میں موجود تھے یعنی نہایت ہی خلیق - شائستہ نیک مزاج - ہر دلعزیز - صادق گو - متقی - اور باسلیقہ تھیں - صوم صلوٰۃ کی بھی نہایت پابند تھیں - مرحومہ مغفورہ اپنی یادگار میں دو لڑکیاں اور دو لڑکے چھوڑ کر فوت ہوئیں - چھوٹا لڑکا تو اماں جان کے فوت ہونے کے ۷ دن بعد دس دن کا ہو کر فوت ہو گیا - اب ایک لڑکا اور دو لڑکیاں اُنکی یادگار باقی ہیں - خاکسارہ مرحومہ کی بڑی لڑکی ہے - ہماری مولا کریم کے حضور دعا ہے - کہ وہی ہمارا حافظ و ناصر ہووے - اور ہمارا کارساز بنے -

ڈیرہ غازیخان میں غازیخان کے عالیشان مقبرہ کی عمارت کے باہر بالکل ہی قریب شمال مغربی طرف ہماری پیاری اماں جان ہمیشہ کی میٹھی نیند سو رہی ہیں - ان کی تربت کے سرہانے ایک کتبہ نصب ہے - جس پر مندرجہ ذیل فارسی اشعار لکھے ہوئے ہیں ؎

۱ - نور النساء بجنت فردوس جانفزا
شد جاگزیں بحکم خداوند کبریا
۲ - حسن و جمال و حسن عمل داشت و اتقاء
خوش وضع و پاکبازہ خردمند و باحیا
۳ - میداد حق ہر آنچہ ہمی خواست در دعا
میداد آگہیش بہ دعا یا زمدعا -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۴- بایں کمال باد مقیم جوارِ حق -
خوشنود از خدا بود و او خوش از خدا

۵- اختر بجست از فلک از سال و حال و گفت
نور النساء بجنت فردوس جانفزا ۱۳۴۵

۶- یا رب محمد اکبر ازیں درد جان ربا
از اجر صبر و فضل تو یابد مرادہا

(صفیہ سلطان اختر بیگم احمدی بنت اخوند محمد اکبر خان احمدی

H-70-C از ملتان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر کچھ عرصے سے مصباح میں اس قسم کے مضامین چھپنے لگے ہیں۔ یادرفتگان بہت اچھی چیز ہے۔ مگر کام کرنے والی جماعتوں میں مراثیوں کا سلسلہ ٹھیک نہیں۔ آئندہ سوائے کسی وفات کی خبر کے یا مرنے والے کے ایسے حالات کے جسکے پڑھنے سے کام کی روح پیدا ہو۔ کوئی مضمون درج نہیں ہوگا +

گوشت کا حلوا

وزن اور ترکیب استعمال

گوشت بکری یا مرغ کا ایک سیر۔ شکر سفید آدھ سیر۔ گھی آدھ سیر۔ شہد خالص آدھ سیر۔ زعفران دو ماشے۔ کیوڑہ گلاب ایک ایک چھٹانک۔ مغز بادام پستہ ہر ایک آدھ پاؤ۔

ترکیب:۔ پہلے گوشت کو خوب کوٹکر خوب پیسیں کہ مثل سرمہ کے ہو جائے۔ بعد اس کے شکر و شہد ڈالکر خوب پکا دیں۔ اور گھوٹتے جائیں۔ جب وہ گاڑھا ہو جاوے گھی ڈالکر کفچے سے ملا دیں۔ بعد اسکے زعفران کیوڑہ گلاب حل کرکے اس میں ملا دیں۔ اور بادام پستہ کو موٹا موٹا کاٹ کر ڈال دیں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہوگا +

فالسی پلاؤ

وزن اور ترکیب استعمال

گوشت ایک سیر۔ چاول ایک سیر۔ گھی آدھ سیر۔ فالسہ ایک سیر۔ کھانڈ آدھ سیر۔ جہاور کا رنگ نو ماشے۔ ادرک، دھنیا۔ لہسن ہر ایک آدھ پاؤ۔ لونگ، الائچی سیاہ مرچ۔ زعفران۔ ہر ایک ۲ دو ماشے۔ پیاز پاؤ بھر دہی آدھ پاؤ۔ کشمش آدھ پاؤ۔ عرق لیموں آدھی چھٹانک
ترکیب:۔ پہلے حسب معمول مصالحہ وغیرہ دے کر گوشت کی یخنی طیار کرلیں اور پھر تھوڑے شوربہ کو چھانکر معہ گوشت۔ لونگ الائچی گھی سے بگھار دیں اور پھر یخنی علیحدہ کرکے فالسوں کو یخنی میں خوب ملیں اور پھر کھانڈ ملاکر چھان لیں اور گھی میں لونگ الائچی ڈالکر بگھار دیں اور رنگ مہاجنہ حسب منشاء ڈالدیں پھر لیموں کو بھی اسمیں ملادیں بعد اس کے گوشت یخنی کا لیکر حسب دستور دہی مصالحہ وغیرہ دیکر قدرے یخنی فالسے کا عرق ملی ہوئی

ڈالکر آگ پر رکھ دیں۔ اور پانی اوسکا خشک کر دیں۔ پھر چاولوں کو یخنی فالسہ آمیز زعفران ملا کر جوش دیں۔ جب قدرے کنی باقی رہے جائے تہ پر ڈالکر آنچ پر رکھدیں۔ پھر بقیہ گھی لونگ الائچی سے سرخ کر کے اوپر سے بگھار دیں۔ اور کشمش بریاں کر کے چھوڑ دیں۔ اور منہ آٹے سے بند کر کے دم لگا دیں۔ طیار ہونے پر نوش فرمائیں۔ اسی طرح جامن پلاؤ بھی پکایا جاتا ہے۔

(راقمہ لیاقت زمانی بیگم از قصبہ بلب گڈھ ضلع گوڑگانواں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی مالی امداد

افریقہ کی بہنوں کیطرف سے چندہ

جنجہ (یوگنڈا) کی مندرجہ ذیل بہنوں نے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کو مظلومین کشمیر کی امداد کے لئے چندہ بھجوایا ہے:-

۱۔ اہلیہ صاحبہ میاں عبدالحی صاحب	۱۰	شلنگ
۲۔ " " ملک نصر اللہ خانصاحب	۵	"
۳۔ " " فضلدین صاحب	۱۱	"
۴۔ " " عزیزالدین صاحب	۶	"
۵۔ " " سردار خان صاحب	۵	"
۶۔ " " محمد حسین صاحب	۵	"
۷۔ " " عبدالعلی صاحب (بہورہ)	۱۰	"
۸۔ بیوہ دین محمد صاحب مرحوم	۲	شلنگ
۹۔ اہلیہ صاحبہ امام بخش صاحب	۲	"
۱۰۔ " " عبدالغنی صاحب	۲	"
۱۱۔ " " خدا بخش صاحب	۲	"
۱۲۔ " " ولی داد خانصاحب	۳	"
کل	۶۳	"

ہم ان تمام بہنوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور امید کرتے ہیں۔ کہ دوسری بہنیں بھی کشمیر کی مظلوم بیواؤں اور بیکس یتیموں کا خاص طور پر خیال رکھیں گی۔ اور امدادی رقوم آل انڈیا کشمیر کمیٹی کو بھجواتی رہینگی۔

(شمس کاشمیری)

(برائے سکرٹری آل انڈیا کشمیر کمیٹی)

کشمیر کے مظلومین

کشمیر کے گرفتاران بلا

جو مقدمات میں مبتلا ہیں۔ کشمیر کی بیوائیں۔ اور کشمیر کے یتیم بچے نہایت ہی امید بھری نگاہوں سے تمام دردمند بھائی بہنوں سے امداد کی درخواست کر رہے ہیں۔ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ انکی امداد کیلئے ہاتھ بڑھائے۔ اور امدادی رقوم بنام مسلم بنک آف انڈیا لاہور بحساب کشمیر کمیٹی یا براہ راست آل انڈیا کشمیر کمیٹی قادیان کے نام آنی چاہئیں